

ضبط تولید :-

ایک صاحب نے مولانا سے ضبط تولید کی شرعی حیثیت کے بارے میں استفسار کیا تھا - اسی سلسلے میں عزل کا مسئلہ بھی آ گیا - نیز جرمی میں تاقابل اصلاح اور لاعلاج بدکاروں کو قانوناً میکانی طریق پر یہ کار کر دینے کے متعلق دریافت کیا گیا تھا کہ سوسائٹی کو ایسے لوگوں سے بچانے کے لئے ان تدبیر کا اختیار کرنا کہاں تک جائز ہے ؟ مولانا نے اس استفسار کے جواب میں ان خیالات کا اظہار فرمایا :

” بظاہر کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ برٹھ کنٹرول کے سلسلے میں شرع مداخلت کرے - یہ ایک خالص طبی اور اجتماعی مسئلہ ہے - اگر اصحاب علم محسوس کریں کہ سوسائٹی کے مصالح کے لئے اس کی ضرورت ہے تو ضرور اس کے حق میں رائے دے سکتے ہیں - اس طرح کی تمام ہاتون کو مصالح مرسلہ میں سمجھنا چاہئے اور ان کا دروازہ پوری طرح باز ہے -

” مذہبی اور اخلاقی نقطہ نگاہ سے یہ بات کہی گئی ہے کہ اگر برٹھ کنٹرول کے طریقے عام ہو گئے تو غیر شادی شدہ عورتوں کو جو اندیشه ہوتا ہے وہ جاتا رہے گا - لیکن یہ اعتراض چندان وقیع نہیں معلوم ہوتا - جو بگڑنے والی ہوتی ہیں ، وہ بگڑتی ہی ہیں - محض اس اندیشه کی دیوار سے اخلاقی روک قائم نہیں رہ سکتی - بلاشبہ ضبط نفس اصل آئیڈیل ہے - لیکن معلوم ہے کہ عملاً چل نہیں سکتا - کم از کم اس وقت تک کا انسانی تجربہ یہی ہے - ایسی حالت میں جو لوگ طبی ' منزلي ' ، خاندانی ' ، اجتماعی اور اقتصادی مقتضیات پر زور دیتے ہیں یقیناً ان کے دلائل کی قوت سے انکار نہیں کیا جا سکتا - عزل کے متعلق دونوں طرح کی روایتیں موجود ہیں - اور تطبیق کی صورت یہی نکالی گئی ہے کہ اصل جواز ہے بشرطیکہ کوئی ایک فریق ہی نہیں بلکہ فریقین چاہیں -

” هتل والی معاملے میں بھی کوئی شرعی رکاوٹ محسوس نہیں کرتا - شریعت علل و اسباب کی منکر نہیں بلکہ ان کی رعایت پر زور دیتی ہے - اگر